سوال

ان ایام میں سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال عام ہو رہا ہے، خاص کر امیر طبقہ میں، بلکہ معاملہ اس حد تک جا پہنچا ہے کہ بعض لوگ تو غسل خانے میں لگانے کے لیے ٹونٹیاں وغیرہ بھی خالص سونے کی خریدنے لگے ہیں نہ تو وہ اس کی قیمت کی طرف دھیان دیتے ہیں، اور نہ ہی اس کی زکاۃ ادا کرتے ہیں، یہ تو معلوم ہے کہ یہ منع ہے، اس سلسلے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ اور کیا اس کے حکم سے جاہل مسلمانوں کو یہ اشیاء فروخت کرنے سے روک دینا چاہیے، بارک اللہ فیکم؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

نصوص شرعیہ اور اجماع سے سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت ثابت ہے، ابو حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو، اور اس کی پلیٹوں میں نہ کھایا کرو، کیونکہ ان کے لیے یہ دنیا میں ہیں، اور تمہارے لیے آخرت میں"

متفق علیہ

اور ایک دوسری حدیث میں ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈال رہا ہے"

متفق علیہ، یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں

چنانچہ سونے اور چاندی کے برتن بنانا جائز نہیں، اور نہ ہی ان برتنوں میں کھانا پینا جائز ہے، اور اسی طرح ان میں وضوء کرنا بھی جائز نہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ فرمان کی نص سے یہ سب حرام ہے، چنانچہ اسے فروخت نہیں کرنا چاہیے تاکہ مسلمان شخص اسے استعمال نہ کر سکے

اللہ سبحانہ وتعالی نے ان برتنوں کا استعمال حرام کیا ہے، چنانچہ نہ تو یہ کھانے پینے میں استعمال ہو سکتے ہیں، اور نہ ہی کسی اور غرض کے لیے، اور نہ ہی سونے اور چاندی کے چمچ اور چائے یا قہوہ کے کپ بنائے جا سکتے ہیں یہ سب ممنوع ہیں کیونکہ یہ بھی برتنوں کی ایک قسم ہے

اس لیے مسلمان شخص کو ہر اس چیز سے اجتناب کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو اللہ تعالی نے حرام کی ہے، اور اسے اسراف و فضول خرچی اور مال و دولت کے ساتھ کھیلنے سے دور رہنا چاہیے، اگر اللہ تعالی نے اسے مال و دولت کی فراوانی سے نوازا ہے تو اس کے پاس فقراء بہت ہیں، ان پر صدقہ و خیرات کرے، اور پھر اس کے پاس مجاہدین بھی ہیں جو اللہ تعالی کی راہ میں اپنی جانیں نچھاور کر رہے ہیں، وہ ان پر اپنا مال خرچ کرے، اور مال کے ساتھ مت کھیلے

مال اس کی ضرورت ہے، اور اس کے پاس ضرورتمند بھی بہت ہیں، اس لیے مومن شخص کو خیر و بھلائی کے کاموں مثلا فقراء و مساکین اور مساجد و مدارس کی تعمیر اور راستے بنانے اور پلوں کی اصلاح اور مجاہدین و مہاجرین اور فقراء و مساکین کی مدد میں مال صرف کرنا چاہیے

اس کے علاوہ بھی بہت سے بھلائی کے کاموں میں صرف ہو سکتا ہے مثلا کسی مقروض شخص کا قرض ادا کرنا، یا پھر شادی کی استطاعت نہ رکھنے والے کی شادی میں مال خرچ کرنا، یہ سب خیراتی کام ہیں، ان میں خرچ کرنا مشروع ہے

لیکن سونے اور چاندی کے برتنوں یا چمچ یا کپ یا پائپ وغیرہ بنوا کر لگانے میں مال سے کھیلنا یہ سب عظیم منکر اور برائی ہے، اس سے اجتناب اور اسے ترک کرنا ضروری ہے، جس علاقے اور شہر میں ایسا کام ہو رہا ہو وہاں کے علماء اور حکام کو اس سے منع کرنا چاہیے، اور وہ اسراف کرنے والوں کے اس کھیل کو روکیں، اور انہیں ایسا نہ کرنے دیں

اللہ تعالی ہی مددگار رہے

واللہ اعلم.

مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ شیخ ابن باز (378/6)

13733